سید عطاالمحسن بخاری

قلم برداشتہ

قادیانیت عالم اسلام کے لئے خطرہ ہے

خیالات کی ڈور الجھانے کا کام بڑی مہارت کا تقاضا کرتا ہے اور یہ فن اسی آدمی کو آتا ہے جو ایک تسلسل کو توڑنے کی تگ و تاز میں جتا ہوا ہو، جسے بس ایک ہی دھن ہو کہ میری بات بھی کچھ نگاہوں تک پہنچے اور انہیں پتھرا دے۔ نگہ ناز تک رسائی ہو یا نہ ہو اتنا تو ہو کہ لوگ کہیں ------ گوواں نہیں پہ واں کے نکالے ہوئے تو ہیں۔ روزنامہ "الاخبار" (اسلام آباد) کی ۶ مارچ (۹۶ء) کی اشاعت میں "ابن خلیل" نامی "فرزند اسلام آباد" نے جس مہارت سے قادیانیت کی وکالت میں مضمون لکھا ہے اسکی داد دیئے بغیر رہا نہیں جا سکتا۔ زیر بحث مسئلہ تو یہ تھا کہ قادیانیت عالم اسلام کے لئے ایک خطرہ ہے کہ نہیں۔ مگر ابن خلیل صاحب نے ایسے ماہرانہ اور شاطرانہ انداز سے اس مقدمہ کو گول کیا ہے کہ ان کے "دُھن کے پکے" ہونے میں ذرہ بھر شک نہیں رہا۔ موصوف کا سارا زور اس بات پر ہے کہ مرزا قادیانی کی "خدمت اسلام" ایسی نمایاں تھی کہ احراری لیڈر بھی اسے چھپا نہیں سکتے تھے۔ ہمارا موصوف کی بارگاہِ غل و غش میں ایک سوال ہے کہ کیا مسئلہ قادیانیت کا صرف مجلس احرار اسلام سے تعلق ہے؟ مجلس احرار اسلام نہ تو قادیانیت کے بنانے میں ملوث، نہ سنوارنے میں، نہ سجانے میں۔ مجلس احرار اسلام تو قادیانیت کے ازلی دشمنوں میں سے ہے۔ کوئی قادیانی خواہ آسمان سے تارا توڑ کر بھی لا دے تو احراریوں نے ایک ہی بات کہہ دینی ہے..... "چھڈو جی! ایہہ تے مرزائی اے، مرتد اے، واجب القتل اے!" مجلس احرار کے کارکنوں کی تو تربیت ہی ان الفاظ و تراکیب کے اٹوٹ دائروں میں ہوئی ہے۔ ابن خلیل صاحب کو شکوہ تو قاضی شعیب خان صاحب سے ہے جنہوں نے ایک مضمون میں قادیانیت کو عالم اسلام کے لئے ایک سنگین خطرہ کے طور پر پیش کیا لیکن ابن خلیل صاحب کا روئے سخن جواباً مجلس احرار کی طرف ہے۔ نہ جانے قاضی شعیب صاحب کون ہیں جن کے مضمون سے ابن خلیل صاحب کو ایسی شدید اذیت پہنچی ہے کہ وہ چوکڑی ہی بھول گئے ہیں۔ مسئلہ تو یہ ہے کہ انگریزوں نے مرزا غلام احمد قادیانی اور اسکی ذریت البغایا کو خود ایک مذہبی جتھہ بنایا ہے کہ نہیں؟ ابن خلیل صاحب اسکی تردید کرتے تو بہت اچھا تھا۔ کوئی حوالہ دیتے تو اور بہتر ہوتا۔ مگر انہوں نے تو اپنے آقا مرزا غلام احمد قادیانی کو ہی نہ صرف یہ کہ جھٹلایا ہے بلکہ انہیں "کذاب اکبر" کہا ہے۔ وہ یوں کہ ابن خلیل صاحب کے نزدیک یہ کہنا بڑا ظلم اور بڑا جھوٹ ہو گا کہ مرزا صاحب نے انگریزوں کے ایماء پر نبوت کا دعوی کیا۔ جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے خود لکھا ہے......

"صرف یہ التماس ہے کہ سرکار دولتمدار ایسے خاندان کی نسبت جسکو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جاں نثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جسکی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی

کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں، اس خود کاشتہ پودا کی نسبت نہایت حزم و احتیاط اور تحقیق اور توجہ کام لے"۔ (مجموعہ اشتہارات حصہ سوم از مفتی محمد صادق مطبوعہ بدر ایجنسی قادیان اپریل ۱۹۲۱ء ص ۲۶۲)

یہ لمبا اقتباس میں نے صرف اس لئے نقل کیا ہے تاکہ ابن خلیل صاحب کہیں اسے بھی "الزام تراشی کا مولویانہ انداز" نہ قرار دے ڈالیں کیونکہ اُنہیں مولویانہ اعتراضات، ان کی بندش اور ان کی اٹھان قطعاً پسند نہیں۔ ویسے میں ابن خلیل صاحب سے پوچھتا ہوں کہ "احراریوں" اور "مولویوں" کا یہ اعتراض کہ مرزا غلام احمد نے انگریزوں کے ایما پر نبوت کا ڈھونگ رچایا ہے، غلط کیسے ہے؟ جب مدعی خود کہتا ہے کہ وہ انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہے تو اب ابن خلیل صاحب اسے غلط کیسے کہتے ہیں؟ خود کاشتہ پودا کے معنیٰ ان کے نزدیک کچھ اور ہیں تو واضح کریں۔ اور یہ بھی ملحوظ خاطر رہے کہ خود کاشتہ پودا اردو زبان کا لفظ ہے جسے بچہ بچہ سمجھتا ہے لہذا اسکے وہی معنی بتائیں جو اہل زبان کے ہاں مستعمل ہوں۔ خود ساختہ معنیٰ نہ ہوں۔ نہ ہی تاویلات اور تعبیر کا سہارا لیں جیسے مرزا غلام احمد تعبیر کا سہارا لیکر لکھتے ہیں.....

"یاد رہے کہ مسیح موعود کی خاص علامتوں میں سے یہ لکھا ہے کہ وہ دو زرد چادروں کے ساتھ اترے گا"

(اب غلام احمد قادیانی کی تعبیر بھی پڑھیئے اور سر دھنیئے)

"دو زرد چادروں سے مراد دو بیماریاں ہیں ایک بدن کے اوپر کے حصہ میں اور دوسری بدن کے نیچے کے حصہ ہیں" (حقیقۃ الوحی ص ۳۰۷ مطبوعہ ۱۹۵۲)

یہ تمام عبارت ابن خلیل صاحب کے اصل روحانی والد جد مرزا غلام احمد قادیانی کی ہے۔ میں پوچھتا ہوں دنیا کی کسی اردو لغت میں زرد چادروں کا لغوی یا اصطلاحی معنیٰ "دو بیماریاں" لکھا ہوا ہے؟ اسی طرح قرآن پاک جہاں حضرت مریم اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کے ذکر میں ارشاد ہوا کہ...... (ترجمہ) "مریم بنتِ عمران، جس نے کسی کا ہاتھ اپنے گریبان تک نہیں پہنچنے دیا۔ (پھر) ہم نے اپنی طرف سے اس میں ایک جان (روح) پھونک دی"۔ (التحریم، پ ۲۸)..... اب مرزا صاحب اس آیت کی رو سے خود کو بیک وقت مریم بھی اور عیسٰی بھی ثابت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"اس آیت کے (مطابق) اس امت کی مریم کو پہلی امت کی مریم کے ساتھ تب مشابہت پیدا ہوتی ہے کہ اس میں عیسٰی کی روح پھونک دی جائے۔ جیسا کہ خدا نے خود روح پھونکنے کا ذکر بھی اس آیت میں فرما دیا ہے۔ اور ضرور ہے کہ خدا کا کلام پورا ہو۔ پس اس امت میں وہ میں ہی ہوں۔ میرا ہی نام خدا نے براہین احمدیہ میں پہلے مریم رکھا اور بعد اسکے میری ہی نسبت یہ کہا ہم نے اس مریم میں اپنی طرف سے روح پھونک دی اور پھر روح پھونکنے کے بعد مجھے ہی عیسٰی قرار دیا" (حقیقۃ الوحی حاشیہ ص ۳۳۸)

اس قسم کی تاویل و تعبیر اور کہاں ملے گی جس میں غلام احمد، مریم بھی بن جائے اور پھر اپنے آپ میں سے خود وجود میں آئے اور عیسٰی بن جائے۔ یہاں ۃ ایک اور بات بھی ابن خلیل صاحب بتادیں کہ کیا یہ تبلیغ اسلام

ہے؟ یہ اللہ تعالیٰ کا پیغام ہے؟ یہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت و فرماں برداری ہے؟ غلامی ہے؟ حضور ﷺ کا، آپ کی پہلی مقدس جماعت (صحابہ کرام) سے بڑا اطاعت گزار کون ہو سکتا ہے؟ ایسے وفادار جاں نثار کہاں ملتے ہیں؟ ان سے بڑا کون ہے اس امت میں؟ ان جیسا بھی کوئی نہیں، چہ جائیکہ ان سے بڑا! رسول پاک ﷺ کی "کامل غلامی" میں سے ظلی، بروزی نبوت پیدا کر لینا، مرتد ہو کر خود کو مجدد اور مسیح موعود ثابت کرتے پھرنا یقیناً مرزا صاحب کا ہی عظیم تاریخی ابلیسی امتیاز و اختصاص ہے۔ ابن خلیل صاحب! اگر یہ (آپ کے بقول) "کامل غلامی" ہے تو بغاوت و اہانت کسے کہیں گے؟ مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے؟

ابن خلیل کا کہنا ہے کہ مرزا صاحب کے مرنے پر "مجلس احرار کے گرو" مولانا ابوالکلام آزاد نے مرزا صاحب کی خدمات کا تذکرہ بلند الفاظ میں کیا تھا۔ اس جھوٹ کی حقیقت بھی ملاحظہ کریں۔ مولانا ابوالکلام آزاد جس زمانہ میں اخبار "وکیل" امرتسر میں کام کرتے تھے وہاں ایک صاحب عبدالمجید کپور تھلوی صاحب بھی کام کرتے تھے۔ جس مضمون کا ابن خلیل صاحب نے حوالہ دیا ہے، یہ مضمون مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ کا نہیں ہے بلکہ عبدالمجید کپور تھلوی صاحب کا ہے۔ حوالہ کے لئے ملاحظہ ہو مکتوب محمد اجمل خان سیکرٹری مولانا ابوالکلام آزاد مطبوعہ ہفت روزہ چٹان ۱۳ فروری ۱۹۵۶ء! جھوٹے پر اللہ کی لعنت کیوں ہے؟ اس لئے کہ اس کے جھوٹ سے سننے پڑھنے والے کا اعتماد مجروح ہوتا ہے۔ ابن خلیل کے اس جھوٹے اور غلط حوالہ سے مولانا ابوالکلام آزاد کے مجھ جیسے سینکڑوں عقیدت مندوں کا اعتماد و اعتقاد زخمی ہوا ہو گا۔ جس اللہ کے بندے کا مطالعہ نہیں ہے، وہ تو مرغِ قبلہ نما کی طرح تڑپ تڑپ کے ہلکان ہوا ہو گا۔ "دروغ بافروغ" اسی کو کہتے ہیں۔ مرحوم عبدالمجید سالک صاحب نے اپنی کتاب "یارانِ کہن" میں اسی تعزیتی عبارت کو مولانا ابوالکلام آزاد سے منسوب کرنے پر مولانا کی حیات مبارکہ میں ہی ان سے معذرت بھی کر لی تھی۔ وہ بھی "چٹان" میں چھپ چکی ہے۔ ابن خلیل صاحب! جیسے آپ جھوٹے، آپ کے مرزا غلام احمد بھی جھوٹے! سر سید احمد خان (بانی علی گڑھ یونیورسٹی) نے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعووں، تحریروں اور مناظروں کے متعلق کیا خوب کہا تھا کہ "میں نے مرزا غلام احمد کی تحریریں پڑھی ہیں اور ان کے دعاوی بھی! دونوں دین کے کام کے ہیں نہ دنیا کے کام کے!" رہی یہ بات کہ مرزائیت (قادیانیت) عالم اسلام کے لئے خطرہ ہے کہ نہیں؟ تو مسٹر ابن خلیل! آپ لوگ جس ملک میں بھی جائیں گے خود کو مسلمان بنا کر پیش کریں گے۔ حالانکہ آپ مسلمان نہیں بلکہ مرزا غلام احمد کے مشن کی بنیاد پر آپ برطانیہ اور امریکہ کے پولیٹیکل اور اکنامک ایجنٹ ہیں۔ جب میزبان ملک کے لوگوں پر یہ انکشاف ہو گا تو بنیادی نقصان اسلام ہی کو ہو گا، مسلمانوں کو ہو گا۔ جیسے آپ مرزائیوں نے شام اور روسی ترکستان میں اسلام کے پردے میں اپنی کفریہ تبلیغ شروع کی اور ان لوگوں کو یہ علم ہوا کہ آپ لوگ مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں تو وہ لوگ بڑی مشکل سے آپ کو قابو کر پائے۔ آپ لوگ پاکستان میں اور غیر ممالک میں فرنگیوں اور امریکیوں کے در پردہ جاسوس ہیں۔ اور حال ہی میں آپ کے طبقۂ خبیثہ کی

(بقیہ ص ۱۷ پر دیکھیں)